قرآنِ کریم کی تلاوت اس میں غور وفکر اور اس پر عمل کے فضائل وبرکات

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ كِتَابَهُ الْمُبِينَ، نُورًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاهُ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ الْقَائِلِ: ﴿الم * ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ﴾[1].

برادرانِ اِیمان، میرے نمازی بھائیو! ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے اَصحاب رضوان اللہ علیہم اَجمعین کے جُھرمٹ میں جلوہ افروز تھے، کہ آپ علیہ السلام نے قیامت کے دن کا ایک خوبصورت منظر بیان فرمایا، جس میں قرآن کریم سے شغف رکھنے والوں کا اجر وثواب بیان فرمایا اور صاحبِ قرآن کی تعظیم وتکریم کو اجاگر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ... فَيَقُولُ: أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ، الَّذِي أَظْمَأْتُكَ فِي الْهَوَاجِرِ، وَأَسْهَرْتُ لَيْلَكَ... فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِينِهِ، وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يُقَوَّمُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا»[2]، بلاشبہ قرآن کریم قیامت کے دن صاحب قرآن سے ملے گا اور کہے گا: میں تمہارا وہ ساتھی قرآن ہوں، جس کی خاطر تم نے سخت گرمیوں میں پیاس برداشت کی، اور راتوں کو جاگ کر گزارا، پھر اس شخص کو اس کے دائیں ہاتھ میں بادشاہی عطا کی جائے گی، اور بائیں ہاتھ میں دائمی زندگی کا پروانہ دیا جائے گا، اس کے سر پر عزت ووقار کا تاج رکھا جائے گا، اور اس کے والدین کو دو ایسے نفیس لباس پہنائے جائیں گے، جن کی قیمت دنیا کے تمام لوگ مل کر بھی ادا نہیں کر سکتے. یعنی دنیا والے ان لباسوں کی قدر وقیمت کا

اندازہ لگانے سے بھی عاجز ہوں گے، اور اس میں بھلا تعجب کی بات ہو سکتی ہے، یہ تو اللہ رب العزت کی واضح اور کھلی کتاب ہے، یہ تو رب رحمن کا وہ حکیمانہ کلام ہے جس کے بارے میں اس کا ارشاد ہے: ﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾[3]، اس تک باطل کی کوئی رسائی نہیں ہے نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے یہ اس ذات کی طرف سے اتاری جارہی ہے جو حکمت کا مالک ہے، تمام تعریفیں اسی کی طرف لوٹتی ہیں.

قرآنِ کریم سے شغف رکھنے والو! ربِّ سبحان نے اپنے محبوب نبی ﷺ سے فرمایا کہ جن جن باتوں کا آپکو حکم دیا گیا ہے اسے لوگوں کے سامنے واضح فرمادیں، اور اسی میں اللہ رب العزت کا یہ فرمان بھی شامل ہے: ﴿وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ﴾[4] اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کروں، لہٰذا قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا رب تعالیٰ کے احکامات میں سے ایک حکم ہے، تو جو مسلمان بھی قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے وہ جنت کے اعلی مراتب سے سرفراز ہوتا ہے، اور اس کو بلند درجات سے نوازا جاتا ہے، نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ کا ارشاد ہے: «يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا»[5]، قرآن والے سے کہا جائے گا: پڑھتے جاؤ، اور جنت کے درجات میں بلند ہوتے جاؤ، اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھو، جیسے دنیا میں پڑھا کرتے تھے؛ کیونکہ جنت میں تمہارا مقام وہیں ہوگا، جہاں تمہاری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی.

اللہ نیک کے بندو! اپنے دلوں کو قرآن کی طرف متوجہ کریں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ﴾[6] یقیناً اس میں اس شخص کے لیے بڑی نصیحت کا سامان ہے جس کے پاس دل ہو، یا جو حاضر دماغ بن کر کان دھرے. اور قرآن کریم کی آیات جب سنیں تو خوب دھیان کے ساتھ اور دل لگا کر سنیں رب کریم کا ارشاد ہے: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَ أَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾[7]، جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو، اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحمت ہو. کیونکہ جہاں قرآن کریم کی تلاوت ہو رہی ہو وہاں رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے، سید الکونین والثقلین جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: «مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ»[8]، جو بھی قوم اور جماعت اللہ کے گھروں یعنی مساجد میں سے کسی مسجد میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتی ہے اور باہم اسے پڑھتی پڑھاتی ہے اس پر سکینت نازل ہوتی ہے، اسے اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے اسے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذِکر ان لوگوں میں کرتا ہے، جو اس کے پاس رہتے ہیں یعنی مقربین ملائکہ میں.

میرے ایمانی دوستو! اپنے گھروں کو تلاوتِ کلامِ پاک سے آباد کریں، اپنے قلوب میں اس کی عظمت بٹھائیں، اور اپنے دلوں میں یہ احساس اجاگر کریں کہ آپ کا رب اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود آپ سے خطاب فرما رہا ہے، چنانچہ ایک بزرگ کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی تلاوت

شروع کی، تو فرمایا: اس ذات پاک کا کلام سنو، جو عرشِ بریں سے حق اور سچ ارشاد فرماتا ہے[9]۔

الحاصل اپنے اوقات کو قرآن کریم کی تلاوت سے آباد رکھیں، خدانخواستہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے موبائل فونز آپ کو قرآن پاک کی تلاوت سے غافل کر دیں، لہٰذا اپنی ہر مجلس کی رونق قرآن کریم کو بنائیں، ہر محفل کو تلاوتِ قرآن سے زینت بخشیں، کسی شاعر نے کیا خوب قرآن پاک کی توصیف بیان کی ہے:[10]

وَخَيْرُ جَلِيسٍ لَا يُمَلُّ حَدِيثُهُ *** وَتَرْدَادُهُ يَزْدَادُ فِيهِ تَجَمُّلَا

اور قرآن وہ بہترین ہم نشین ہے، جس کی گفتگو سے کبھی اکتاہٹ نہیں ہوتی، اور جسے بار بار پڑھنے سے اس کا حسن مزید بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

جی ہاں، میرے بھائیو! ہمارے لیے، اور ہمارے اہل و عیال کے لیے قرآن سے اچھا کوئی ہمنشین نہیں، قرآن سے اچھا کوئی ساتھی نہیں، قرآن ہی سے ہمارے نفوس کو سربلندی حاصل ہوتی ہے، قرآن ہی سے ہمارے اَخلاق و اَطوار سنورتے ہیں، قرآن ہی کی برکت سے ہمارا تذکرہ اچھائی کے ساتھ ہوتا ہے، اور ہم کو نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ اس مثال پر پورا اترنے کی سعادت ملتی ہے: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ»[11]، قرآن پڑھنے والے مؤمن کی مثال سنگترے کے جیسی ہے؛ اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے، اور اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہے۔ لہٰذا تلاوتِ قرآن کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کی پوری کوشش کریں اور جب آپ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مبارک پڑھیں: ﴿وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾[12]، اور نیکی اختیار کرو، بیشک اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ تو اس ہدایت ربانی کو سامنے رکھتے ہوئے

اپنے اہل و عیال کے ساتھ خیر کا برتاؤ کریں، اپنے معاشرے میں نیکی و بھلائی عام کریں، اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے انجام دیں، تو بدلے میں آپ رب تعالیٰ کی اس محبت سے نوازے جائیں گے جس کا آپ سے اس آیت میں وعدہ کیا گیا، اسی طرح اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا بھی پڑھیں: ﴿رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا﴾[13]، یارب، اس شہر کو امن کا گہوارہ بنا دیجیے، تاکہ آپ یہ جان سکیں کہ وطن کے امن کے لیے دعا کرنا انبیائے کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے، اور اس کی حفاظت وفا شعار لوگوں کا شیوہ ہے، جو اس کی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں، اس کی حدود کا دفاع کرتے ہیں، جو اس کی عزت و سربلندی کے لیے اپنا قیمتی سے قیمتی سرمایہ قربان کر دیتے ہیں، وطن کے اِن سرفروشوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے شعبے میں، اپنے اپنے میدان میں اس کا جھنڈا تھامے رکھتا ہے، کیونکہ وطن کا پرچم اس کی عزت و خود مختاری ہے، اس کی وحدت و سربلندی ہے، اور اس کی عظمت و وقار کی علامت ہے، لہٰذا وطنِ عزیز متحدہ عرب امارات کے پرچم کو سربلند رکھیں، خصوصًا یومِ پرچم کے موقع پر اس کا اہتمام کریں، اپنی اولاد کے دلوں میں اس کی محبت اور قدر و منزلت راسخ کریں، اور انہیں ارشاد باری تعالیٰ پر عمل پیرا ہونے کی تربیت دیں.

:﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[14].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.أَمَّا بَعْدُ،

كلامِ إلٰہی سے محبت کرنے والو! اپنے بچوں کو قرآن کریم سکھانے میں آپکا کردار بہت اہم اور بہت عظیم ہے، اسی لئے نبی کریم ﷺ نے آپکو اس کی بھرپور ترغیب بھی دی ہے، آپ علیہ السلام کا فرمان ہے: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ»[15]. تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کریم سیکھے اور دوسروں کو سکھائے. لہٰذا اپنے بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیں، تاکہ قرآن ان کے دل و دماغ کو روشن کرے، ان کی شناخت کو مضبوط بنائے، ان کی گفتگو میں فصاحت اور پختگی پیدا کرے، ان کے اخلاق کو نکھارے. ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ﴾[16]، حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے، اسی طرح قرآن ہمیں اور ہماری اولاد کو بے توفیقی اور شقاوت و سختی سے بچاتا ہے، ارشاد رب قدیر ہے: ﴿مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى﴾[17]، ہم نے آپ پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ آپ تکلیف اٹھائیں. اسی طرح اللہ رب العزت کا اپنے بندوں پر احسان عظیم ہے کہ اس نے قرآن کریم سیکھنا اور اسے حفظ کرنا آسان فرمادیا ہے، ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ﴾[18]، اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنادیا ہے، اب کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟ تو میرے بھائیو! اس سے بڑھ کر خوش کُن اور روح افزا منظر کیا ہو گا کہ آپ اپنے بچوں کو قرآن کریم کی تلاوت کرتا دیکھیں، انکی عمدہ قراءت سے محظوظ ہوں، لہٰذا جلدی کیجئے، اور اپنے بچوں

کو سرکاری طور پر منظور شدہ مراکزِ تحفیظ میں داخل کروائیں اور مستند اونلاین حفظِ قرآن کے پلیٹ فارمز میں ان کے نام رجسٹر کروائیں، جہاں وہ قرآن پاک سیکھ سکیں.

اللہ کے نیک بندو! بلاشبہ وطن عزیز متحدہ عرب امارات نے اپنی دانشمند قیادت کے زیرِ اہتمام قرآن پاک کی بھرپور خدمت کی ہے، اور اس میں کسی قسم کی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی، لہٰذا چاہے قرآنِ کریم کی تعلیم و تدریس کا شعبہ ہو، یا قرآنِ کریم کی عمدہ اور خوبصورت نسخوں کی طباعت کا کام ہو، چاہے اہلِ قرآن کے اکرام و انعام کا موقع ہو وطنِ عزیز ہر میدان میں اعلیٰ پیمانے پر خدمات سرانجام دے رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ وطنِ عزیز کے اداروں میں حُسنِ تلاوت کے مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے، ہر اِمارہ میں مختلف قرآنی مسابقات کا دور دورہ ہوتا ہے، تاکہ وطن کے آنگن میں قرآن کے ماہرین جمع ہوں، جن میں سے ہر ایک عمدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرے، خوش الحانی کے ساتھ رب رحمن کی آیات پڑھ کر سنائے، اور یہی وہ مبارک عمل ہے جو امارات کو قرآنی آوازوں کی گونج کا منبر بناتا ہے، اہلِ قرآن کی تکریم و تعظیم کا گہوارہ بناتا ہے، وہ مہکتا گلشن بناتا ہے جہاں ہر سُو دلنشین تلاوتوں کی صدائیں راج کرتی ہیں، وہ دلکش آسمان بناتا ہے جس کی فضائیں حُفاظِ قرآن کی پُرسوز آوازوں سے گونجتی ہیں، تو مبارک ہو اس عظیم قیادت کو جو قرآن اور اہلِ قرآن کی سرپرستی کرتی ہے، اور مبارک ہو اس وطن کو جو قرآن کے میناروں کو بلند کرتا ہے، اس کے نور کو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلاتا ہے، اور خوش نصیب ہیں وہ والدین جو اپنی اولاد کی تربیت اللہ تعالیٰ کی روشن آیات کے سائے میں کرتے ہیں. باری تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی برکتوں سے مالامال فرمائے. * هَذَا، وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ

وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قُلُوبِنَا، وَشِفَاءَ صُدُورِنَا، وَاغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِينَا، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا. اللَّهُمَّ احْفَظِ الشّيخ محَمَّد بْن زَايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمُرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا. عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(1) البقرة: 1-2.
(2) أحمد: 22950.
(3) فصلت: 42.
(4) النمل: 92.
(5) أبو داود: 1464 والترمذي: 3141،
(6) ق: 37.
(7) الأعراف: 204.
(8) مسلم: 2699.
(9) سير أعلام النبلاء: 363/5، قاله مالك بن دينار.
(10) الإمام الشاطبي في منظومته: حرز الأماني.
(11) متفق عليه.
(12) البقرة: 195.
(13) إبراهيم: 35.
(14) النساء: 59.
(15) البخاري: 5027.
(16) الإسراء: 9.
(17) طه: 2.
(18) القمر: 22.